اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
غیر ممالک سے سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۹ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ مئی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اسہال اور سر درد کے باعث سخت علیل ہے ضعف بہت زیادہ ہے احباب خصوصیت سے دعائے صحت کریں ؛۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کل شام کی ٹرین سے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

کل بعد نماز مغرب مسجد فضل میں بصدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ۔ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی اور صاحب صدر نے موثر اور دلچسپ پیرایہ میں تقریریں کیں۔ اور اہل محلہ کو فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ؛۔

کل بعد نماز مغرب مسجد محلہ ناصر آباد میں زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اہل محلہ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ اہل محلہ نے جو غربا ہیں۔ نہایت خوشی سے بجائے مقررہ رقم۔ یک صد روپیہ دینے کے ڈیڑھ صد روپیہ دینے کا وعدہ کیا ؛۔

افسوس بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کا نواسہ اقبال احمد ابن مرزا برکت علی صاحب آبادان (ایران) وفات پا گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

نظارت بیت المال کی طرف سے حکیم فیروز الدین صاحب ضلع سرگودہ والاٹیور میں اور سردار نذر حسین صاحب اور مولوی مدد خان صاحب ضلع گوجرانوالہ و سیالکوٹ میں بھیجے گئے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لیکچراروں کو ایک ضروری نصیحت

206

"میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں۔ کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جائے اور ساری غرض و غایت اگر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے۔ کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں۔ اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو۔ اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو۔ خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالے بہتر جانتا ہے۔ کہ تقریریں کرنی اور وعظ سنانا تو ایک طرف۔ میں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں۔ اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں۔ جس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر کیا کروں۔ بنی نوع کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے اور اللہ تعالے کا حکم ہے۔ جس نے مجھے تبلیغ پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جائے۔ اس لئے بیان کی ہے۔ کہ بعض اوقات اس میں شیطان کا حصہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس انسان جب وعظ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے۔ مگر اس منصب پر کھڑے ہونے والے کو ڈرنا چاہیئے۔ کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصہ ہے۔ کچھ تو واعظ کے بخرہ میں آتا ہے۔ اور کچھ سننے والوں کے حصہ میں۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ جب واعظ وعظ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو مقصد اور دلی تمنا صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ میں ایسی تقریر کروں کہ سامعین خوش ہو جائیں۔ ایسے الفاظ اور فقرات بولوں۔ کہ ہر طرف سے واہ وا کی آوازیں آئیں۔ میں اس قسم کی تقریر کرنے والوں کے مقاصد کو اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا جیسے بھڑوے نقال قوال اور گویے یہی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کے سننے والے ان کی تعریفیں کریں۔ پس جب ایک مجمع کثیر سننے والا ہو۔ اور اس میں ہر ایک مذاق اور درجہ کے لوگ موجود ہوں تو خدا کی طرف کی آنکھ کھلی نہیں ہوتی۔ الا ماشاء اللہ مقصود یہی ہوتا ہے کہ سننے والے واہ وا کریں۔ تالیاں بجائیں اور چیرز دیں۔ غرض یہ حصہ شیطان کا واعظ یا بولنے والے میں ہوتا ہے ... میں خدا تعالے سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ وہ ہماری تقریروں ہمارے بولنے والوں اور سننے والوں میں سے اس ناپاک اور خبیث روح کے حصہ کو نکال کر محض للہیت بھرے۔ ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے اس کی رضا حاصل کرنے کے واسطے اور جو کچھ سنیں خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں۔ اور مجلسِ وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں کہ آج بہت اچھا وعظ ہوا۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال

اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ہمدردی کا پیغام

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے امیر جماعت احمدیہ قادیان

احباب کو "الفضل" کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہے۔ کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ مورخہ ۱۶ مئی بروز پیر بوقت صبح نو بجے اس دار فانی سے رخصت ہو کر مقبرہ بہشتی میں اپنے خاوند بزرگوار کے قدموں میں دفن ہو چکی ہیں۔ مرحومہ ایک نہایت نیک متقی مخلص اور صاحب کشف درویا بزرگ تھیں۔ اور دعا میں خاص شغف رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور ان کے جملہ پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرحومہ کی وفات پر میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار ان کی وفات کی خبر دی تھی۔ جس پر آج بوقت دوپہر حضور کی طرف سے دفتر پرائیویٹ سکرٹری کے ایک کارکن کی زبانی میرپور خاص سندھ سے بذریعہ ٹیلیفون یہ پیغام پہونچا ہے۔ کہ میری طرف سے مرحومہ کی وفات پر چوہدری صاحب کو انا للہ وانا الیہ راجعون پہونچا کر اظہار ہمدردی کریں۔ اور چونکہ مرحومہ سلسلہ کی ایک خاص خاتون تھیں۔ اور نہایت متقی اور مخلص تھیں۔ اور ان کی یہ بہت خواہش تھی۔ کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں۔ اس لئے اگر ممکن ہو اور انتظار کیا جا سکے۔ تو مجھے اطلاع دی جائے۔ تاکہ میں جنازہ کے لئے پہونچ جاؤں۔

میں نے حضور کے اس پیغام کے جواب میں عرض کر دیا ہے کہ جنازہ ہو چکا ہے اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہو چکی ہیں۔ اور موسم کی شدت اور سفر کی دوری اور حضور کی تکلیف کے خیال سے حضور سے درخواست نہیں کی گئی۔ اس لئے اب جیسا کہ چوہدری صاحب مکرم کی بھی خواہش ہے۔ یا تو حضور غائبانہ جنازہ پڑھا دیں۔ اور یا جب سندھ سے واپس تشریف لائیں۔ تو قبر پر تشریف لے جا کر جنازہ پڑھا دیں

چوہدری صاحب مکرم اور احباب کی اطلاع کے لئے حضور کا یہ پیغام اخبار میں شائع کیا جاتا ہے ؛

(۲) ۱۳ مئی نذیرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈسکہ پسرور کا نکاح ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ٹل ضلع کوہاٹ سے بعوض مبلغ دو ہزار روپے مہر ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار

چوہدری نذیر احمد سیالکوٹ

دعائے مغفرت | چوہدری فیروز الدین صاحب کا لڑکا عبدالستار بعمر ۲۸ سال ۵ مئی کو وفات پا گیا مرحوم نہایت حلیم الطبع اور نیک تھا۔ صوفی سید محمد عبدالرحیم صاحب لدھیانہ کی اہلیہ صاحبہ جو ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھیں ۱۴ مئی کو وفات پا گئیں احباب دعائے مغفرت کریں ؛

ولادت | سردار محمد صاحب پوسٹ ماسٹر خانپور کے ہاں ۱۴-۱۵ مارچ کی درمیانی شب ایک لڑکا اور ایک لڑکی توام پیدا ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وسیم احمد اور حمیدہ نام تجویز فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

اخبار احمدیہ

بابو احمد اللہ خان صاحب کی تبدیلی | میں ایبٹ آباد سے تبدیل ہو کر بولارم دکن آگیا ہوں۔ قرب و جوار کے احمدی احباب اگر اپنے پتوں سے اطلاع دیں تو بہت مہربانی ہو۔ تاکہ دینی امور مل کر سرانجام دینے کا انتظام کیا جا سکے۔ خاکسار بابو احمد اللہ خان ہیڈ کلرک ملٹری ویٹرنری ہسپتال بولارم دکن

تعزیت کی قراردادیں | (۱) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۹ مئی کو منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی یہ اجلاس چوہدری عبدالقادر صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی پلیڈر جو نہایت مخلص دیندار اور سرگرم کارکن تھے کی ناگہانی وفات پر دلی رنج و افسوس کرتا ہوا ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار خواجہ محمد شریف جنرل سکرٹری

(۲) جماعت احمدیہ بتول کا ایک خاص اجلاس ۱۶ مئی ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ جماعت احمدیہ بتول خانصاحب فقیر محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر کی اچانک وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ امیر جماعت احمدیہ بتول

(۳) ممبران جماعت احمدیہ منصوری نے ۱۳ مئی کے اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن بر وفات جناب سید حافظ عبدالحمید صاحب (سابق پریذیڈنٹ انجمن ہذا) پاس کیا۔ انجمن احمدیہ کوہ منصوری جناب سید حافظ عبدالحمید صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ حافظ صاحب مرحوم انجمن ہذا کے ہر دلعزیز و باتمکین پریذیڈنٹ تھے۔ اور اپنے فرائض بڑی کامیابی سے سرانجام دیتے رہے ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ حافظ صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ خاکسار ڈاکٹر ایم - این احمد جنرل سکرٹری

محلہ دار السعت کا سکرٹری مال | پہلے انتخاب میں منشی رمضان علی صاحب محلہ دار السعت کے سکرٹری مال منتخب ہوئے تھے۔ چونکہ وہ قاضی محلہ بھی ہیں۔ لہذا ان کی بجائے سکرٹری مال قاری محمد امین صاحب کو مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا | میاں محمد لطیف صاحب چیف نمبردار فیض اللہ چک اپنے لڑکے سید احمد کی صحت کے لئے عطار محمد صاحب ڈنگہ منشی محمد عالم صاحب کی صحت کے لئے جو دو ماہ سے خنازیر کے بڑھ جانے کے باعث بیمار ہیں۔ حافظ فیض اللہ صاحب قادیان اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے۔ عبدالرشید صاحب دار السلام (افریقہ) اپنے خسر ڈاکٹر احمد الدین صاحب کی صحت کے لئے جنہیں موٹر کے حادثہ میں چوٹیں لگی ہیں۔ نبی بخش صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے جس کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ خواجہ محمد صدیق صاحب دہلی اپنی اسامی پر مستقل ہونے کے لئے محمود احمد صاحب ناصر کالاباغ مستقل رہائش کالاباغ میں رکھنے اور خدمت دین کرنے کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

اعلانات نکاح | ۵ مئی میرے بھائی محمود احمد صاحب مالک الیکٹرک سٹور قادیان کا نکاح زبیدہ بیگم بنت چوہدری خدا بخش صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خدا بابرکت کرے

دعائے نعم البدل :- عبدالرحمٰن صاحب چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائلپور کے دو لڑکے چار دن کے وقفہ سے وفات پا گئے۔ اور فیروز الدین صاحب اٹھونگل ضلع امرتسر کا لڑکا ظہور احمد فوت ہو گیا۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

چاہ کن را چاہ در پیش

آریہ سماج میں خانہ جنگی زوروں پر

آریہ سماج کی ایک بہت بڑی خصوصیت دیگر مذاہب پر نہایت رنجیدہ نکتہ چینی - اور ان کی صحیح یا غلط عیب شماری ہے - کیونکہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانندجی نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں یہی تعلیم دی ہے یعنی نہایت ہی دل آزار پیرایہ میں اور حقوقیت و صداقت کو قطعاً نظر انداز کرتے ہوئے تمام مذاہب کے عقائد اور ان کے بزرگوں کے خلاف اس شدت سے خامہ فرسائی کی ہے - کہ کوئی سنجیدہ انسان اسے پسند نہیں کر سکتا حتےٰ کہ بعض دُور اندیش - اور آشتی پسند آریوں کی طرف سے بھی کئی بار یہ تحریک ہو چکی ہے - کہ "ستیارتھ پرکاش" کے وہ ابواب جن میں دیگر مذاہب پر سراسر رنجیدہ نکتہ چینی کی گئی ہے - ان کو اڑا دیا جائے - مگر افسوس کہ ابھی تک ان کی شنوائی نہیں ہوئی - اور "ستیارتھ پرکاش" اب بھی اپنے اندر دل آزاری کا پورا پورا سامان رکھتی ہے ؂

اس کا ایک قدرتی نتیجہ تو یہ نکل رہا ہے - کہ آریوں کے دلوں میں تمام مذاہب کے لوگوں کے متعلق نفرت اور حقارت کے جذبات بھڑکتے رہتے ہیں - اور جب کبھی انہیں موقعہ ملتا ہے پھوٹ پڑتے ہیں - اور اس طرح کسی نہ کسی مذہب کے لوگوں سے ان کی سخت ناگوار کشمکش جاری رہتی ہے - اور ملک کے امن وامان کو مکدّر کرتی رہتی ہے - اس کے علاوہ ایک اور نتیجہ بھی رونما ہو رہا ہے - اور روز بروز زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے - جسے دیکھکر "چاہ کن را چاہ درپیش" کی صداقت واضح ہو رہی ہے - اور وہ اس طرح کہ آریہ اپدیشک اور آریہ کارکن دیگر مذاہب کے لوگوں کو جس پیمانہ سے ماپنے کے عادی ہیں - اسی سے آپس میں ایک دوسرے کو ماپتے ہیں اور چونکہ فریقین ایک ہی استاد کے شاگرد - اور ایک ہی تربیت گاہ کے تربیت یافتہ ہیں - اس لئے خوب برابر کی چوٹ پڑتی ہے - اس وقت انکی جو حالت ہے - اس کا کسی قدر اندازہ مشہور آریہ اخبار "پرکاش" (۱۸ مئی) کی حسب ذیل تحریر سے لگ سکتا ہے :-

"آریہ سماج پیچھے پڑ گیا ہے (یعنی تنزل اختیار کر رہا ہے) اور جن لوگوں کے ہاتھ میں اس کے شاسن کی باگ ڈور ہے - وہ اسے اٹھا نہیں سکتے - اپدیشک راجیہ کی سب سے بڑی برکت یہ ہے - کہ گھر گھر میں پھوٹ پیدا ہو گئی ہے - اپدیشک اپدیشک میں جوت پیزار جاری ہے - آریہ سماج کے سبھاسدوں میں لٹھم لٹھا ہو رہا ہے اپدیشک بظاہر تو جاتے ہیں پرچار کرنے کے لئے - لیکن بباطن اپنا ووٹ محفوظ کرنے کے لئے - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ جن آریہ سماجوں میں جھگڑے نہیں - وہاں جھگڑے پیدا کرا آتے ہیں - اور جہاں پہلے ہی جھگڑے ہیں - وہاں انہیں مضبوط کر آتے ہیں - بتاؤ اس سماج کا کیا بنے گا - جس کے رکھشک (محافظ) ہی اس کے بھکشک (ہڑپ کرنے والے) بن جائیں - وہ کھیت کیسے سلامت رہے جسے باڑ ہی کھانے لگے - اپدیشک تو اس لئے ہیں - کہ آریہ سماج میں شتھلتا نہ آنے دیں - اس کا اتساہ قائم رکھیں - لیکن اگر وہی اس کا اتساہ بھنگ کرنے لگیں - تو کیا بنے اپدیشکوں نے اپدیشکوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے - انہیں اچھوت سمجھ رکھا ہے - ایک ساتھ ایک پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کرنے کو تیار نہیں - نہ ہی ان کے ساتھ بھرمن کرنے کے لئے باہر جانے کو - کیونکہ ان دنوں پارٹیک وید پرچار کی چرچا نہیں کرتے - بلکہ دھڑے بازی کی - جس بھی سماج میں جاتے ہیں - وہاں پھوٹ کے جراثیم چھوڑ آتے ہیں - پھر بازر (لاف زن) کہتے ہیں - کہ ہم نے سبھا کا پرانا سب ریکارڈ مات کر دیا ہے - یہ درست ہے - کہ آریہ سماج کی ایسی سوچنیا اوستھا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی"

207

پھر لکھا ہے :-

"بعض جانور ایسے ہوتے ہیں - جو اپنی نسل کو بڑھنے نہیں دیتے - جس وقت کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے - اسی وقت اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں - وہی حالت ان اپدیشکوں کی ہے - جن کے ہاتھ میں اس وقت ہماری سبھا کی باگ ڈور ہے"

آریہ سماجی اپدیشکوں یعنی واعظوں اور آریہ سماج کے سبھاسدوں یعنی نمائندوں کی جو حالت ایک ذمہ دار آریہ سماجی اخبار نے بیان کی ہے - اس کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ اصل حقیقت سے کم ظاہر کر رہی ہے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ اس میں مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے - اور چھوٹی بات کو بڑا بنا کر دکھایا گیا ہے - پھر جب آریہ سماج کے محافظوں اور چوٹی کے انسانوں کی یہ حالت ہو - تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے - کہ آریہ سماج میں دوسروں پر بے جا نکتہ چینی اور بیہودہ اور بے سروپا اعتراضات کرنے اور خواہ مخواہ دل آزاری اور دل شکنی کرنے کی جو سپرٹ پیدا کی گئی یہ اسی کا کرشمہ ہے - پہلے دوسروں کے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگوں کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے کو اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھنا - اس پر اترانا - اور فخر کرنا آج یہ گل کھلا رہا ہے - کہ آریہ سماجی اپدیشکوں کی زبانیں اور ہاتھ اپنوں کی طرف بڑھ رہے اور ان کو بری طرح دبوچ رہے ہیں - اگر آریہ صاحبان کی گھٹی میں "ستیارتھ پرکاش" کی تعلیم نہ پڑی ہوتی - اور آریہ سماج اپنے اپدیشکوں کی عزت افزائی کی بنیاد ان کی درشت کلامی اور بدگوئی پر نہ رکھتی - تو آج خود اس کے لئے اپدیشک اس قدر باعثِ زحمت نہ بنتے - مگر اس نے ہمیشہ اسی اپدیشک کو سب سے قابل - اور سب سے زیادہ قابلِ عزت سمجھا جس نے دیگر مذاہب کے خلاف تحریر و تقریر میں سب سے زیادہ درشت کلامی اور فحش گوئی اختیار کی اب اس کا خمیازہ بھی بھگتے -

اب جبکہ حالت اس حد کو پہنچ گئی ہے - اور آریہ سماج کو اس بات کا احساس ہو رہا ہے - کہ اس کے اپدیشک خود اس کے لئے وبال جان بن رہے ہیں - کیا ابھی وقت نہیں آیا - کہ آریہ اپدیشکوں کی سابقہ روش میں تبدیلی کی جائے - نہ صرف انہیں دوسرے مذاہب کے خلاف درشت کلامی اور دل آزار نکتہ چینی سے روک کر یہ ہدایت کی جائے - کہ وہ ویدک دھرم کی خوبیاں دنیا کے سامنے پیش کریں - بلکہ ایسے آریہ اپدیشک جنہوں نے اپنی ساری زندگی دوسروں کی دل آزاری اور ان کے بزرگوں کی ناقابل برداشت ہتک کرنے میں گزار دی - ان کا نام تک لینا چھوڑ دیا جائے ورنہ یاد رکھیں اپنے اپدیشکوں کے ہاتھوں جس مصیبت میں وہ اس وقت مبتلا ہیں - اس سے ان کا مخلصی پانا محال ہے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

۲۱۸۔ تقوّل اور ہلاکت

انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر۔ قلیلا ما تؤمنون ولا بقول کاھن۔ قلیلاً ما تذکرون تنزیل من رب العالمین۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقہ) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قطع وتین کی سزا کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔

وہ شخص وحیٔ رسالت کا مدعی ہو۔ شعر یا ادبی و علمی دلچسپی کے طور پر۔ یا بغیر دعوئے نبوت کے الہام پیش نہ کرتا ہو۔ مثلاً یہ کہ مجھے الہام تو ہوتا ہے۔ مگر میں نبی نہیں ہوں۔ الہام تو شاعر اور کاہن کو بھی ہوتا ہے۔ مگر نفسانی اور شیطانی۔ سو یہ دعوئے ضروری ہے۔ کہ میں شاعر نہیں ہوں۔ نہ کاہن ہوں۔ بلکہ نبی ہوں۔ اور یہ کلام لفظی طور پر الہٰی کلام ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے یہ وحی کی ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ فرشتہ نے مجھے کہا یا یہ ندائے سروش ہے۔ ایسے مبہم الفاظ نہ ہوں۔ بلکہ رب العالمین کا اپنا کلام ہونے کا دعوےٰ ہو۔ غرض رسالت کا مدعی ہو۔ شاعری کہانت سے انکاری ہو مجنون نہ ہو۔ خدا کے اپنے الفاظ پیش کرے۔ پھر اگر وہ الفاظ خود اس نے جان بوجھ کر جھوٹے بنائے ہوں۔ تو قطع وتین میں دیر نہیں لگتی۔ ہمارے زمانہ میں باب اپنے اشعار کو معجزہ کی تحدی کے ساتھ کلام الہٰی بتا کر پیش کیا کرتا تھا۔ وہ قتل ہو گیا۔ وحی نبوت کے غلط دعوے کے متعلق تو خدا کو اتنی غیرت ہے۔ کہ مدعی تو الگ رہا۔ اس کے ایجنٹ کو بھی زندہ نہیں چھوڑتا میاں احمد نور کابلی تو بیچارے معذور ہیں ایک اور شخص نے ان کے الہامات کو بحیثیت الہام نبوت کے شائع کیا تھا۔ اور لوگوں پر ظاہر کیا تھا۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے اور اس کا مورد خدا کا نبی اور رسول ہے اس نے اس امر کو جماعت میں فتنہ کا موجب بنانا چاہا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا۔ کہ یہ صاحب بیچارے معذور ہیں۔ مگر وہ جان بوجھ کر ان کی نبوت اور وحی کا ایجنٹ بن گیا۔ چند دن نہ گزرے تھے کہ کانپور میں ہندو مسلم فسادات میں مارا گیا۔ اور عجیب طرح شہر میں بے امنی کی وجہ سے اس نے ایک مکان کی تیسری منزل پر پناہ لے رکھی تھی۔ کہ ایک دن اس نے ذرا سر اونچا کر کے شہر کی طرف دیکھنا چاہا۔ کہ گولی آ کر لگی۔ اور وہ وہیں ڈھیر ہو کر رہ گیا:۔

۲۱۹۔ غیبِ حاضر اور غیبِ غائب

اللہ تعالےٰ عالم الغیب والشھادۃ یعنی غیب کو بھی جانتا ہے۔ اور حاضر کو بھی۔ حاضر کو تو سب ہی جانتے ہیں پھر اس کا خاص طور پر ذکر نا چہ معنی دارد اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غیب اور شہادت دونوں الفاظ غیب کی ہی دو قسمیں ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام آپ غیبِ غائب رکھ سکتے ہیں۔ یا غیب مستقبل۔ دوسرے یعنی الشہادۃ کا نام غیب حاضر رکھنا مناسب ہو گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ غیبِ حاضر اور غیبِ مستقبل دونوں جانتا ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا لا یعلم الغیب الا اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی بھی غیبِ مستقبل کو نہیں جانتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان غیبِ حاضر کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ غیبِ حاضر وہ باتیں ہیں۔ جن کا وجود دنیا میں موجود ہے گو انسان کی نظر سے اوجھل ہوں پس انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر کسی کی جیب گھڑی کا وقت بتا دے۔ یا یہ بتا دے۔ کہ کوئی گمشدہ چیز کہاں پڑی ہے۔ یا دوسرے کے بعض خیالات کو بوجھ لے۔ یا بند خط میں سے مضمون کا کچھ پتا لگا لے یہ باتیں مسمریزم کا ایک معمولی یا سلف ہپناٹزم (Self Hypnotism) کرنے والا بتا سکتا ہے۔ اور اس عمل کو وہ روشن ضمیری کہتے ہیں۔ لیکن غیبِ مستقبل کو کوئی نہیں بتا سکتا۔ اور یہی انبیاء اور رسل کی خصوصیت ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے غیب حاضر کا نام ہی الشھادۃ رکھ دیا ہے۔ تاکہ کوئی غیب دانی کا دعوےٰ نہ کر سکے۔ اسے حقیقی غیب تسلیم ہی نہیں کیا۔ وہ تو صرف آنکھ اوجھل چیز ہے۔ اور بس پس یاد رکھو کہ وہ غیب جس کی انبیاءؑ تحدی کرتے ہیں۔ وہ غیبِ غائب یعنی مستقبل کا غائب ہوتا ہے۔ نہ کہ الشہادہ یعنی غیبِ حاضر۔

۲۲۰۔ ازلی ابدی

یہ دو لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے بہت رائج ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی آتے ہیں۔ مگر قرآن میں ان کو اور الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یعنی الاول اور الآخر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کے معانی یہ بیان فرمائے ہیں کہ الاول اسے کہتے ہیں۔ جس سے پہلے کوئی اور نہ ہو۔ اور الآخر کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس کے بعد کوئی اور نہ ہو۔ یہی مطلب ازلی ابدی کا ہے:۔

۲۲۱۔ قدورِ راسیات

قدورِ راسیات یعنی ایک جگہ جمی ہوئی اور گاڑی ہوئی دیگیں حضرت سلیمان نے بنوائی تھیں۔ تاکہ بیک وقت بہت سا کھانا پک سکے۔ عجوبہ پسند لوگوں نے حضرت سلیمان کے زمانہ کی ہر بات کو معجزہ بنا رکھا ہے۔ اور ان کی بابت عجیب عجیب تصورات قائم کر رکھے ہیں۔ ہندوستان میں اسوقت بھی ان قدورِ راسیات کا نمونہ موجود ہے جو دیکھنا چاہے اجمیر میں جا کر دیکھ لے:۔

۲۲۲۔ شہوات کا علاج

ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحاً (نور) اگر نکاح میسر نہ ہو۔ تو اس کا علاج یہ ہے کہ استعفاف اختیار کرو یہ ایسے لوگوں کو حکم ہے۔ جو مجبوراً نکاح نہ کر سکتے ہوں۔ مثلاً مفلس لوگ اور طالب علم استعفاف کے معنی عفت اختیار کرنا اور اپنے تئیں روک کے رکھنا۔ نکاح نہ ہونے کی حالت میں جو عفت ہے وہ علاوہ تقوے اور خوفِ الہٰی کے بعض ترکیبوں سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایسی مجلسوں اور ایسی کتابوں اور رسالوں سے بچنا۔ جہاں عورتوں کا ذکر ہوتا ہو۔ یا ان میں عشقیہ اشعار یا قصے ہوں۔ اسی طرح بعض فوٹو۔ گانا بجانا گرامو فون ریڈیو۔ امرد لڑکوں کی صحبت سے الگ رہنا۔ غذا کم کر دینا۔ روزے رکھنے تیز مرچ مصالحہ گوشت انڈے مچھلی پلاؤ۔ مرغ کا ترک یا کمی۔ سخت ورزش۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا۔ سخت فرش پر سونا۔ دین کی کتابوں کا مطالعہ نیکوں کی صحبت۔ دعا۔ بیکاری سے بچنا۔ اور کام میں دل لگا کر معروف رہنا۔ کافور یا برومائڈ کا استعمال اور کوئی۔ Health لگا لینا پبلک گیمز (Games) بھی اس کے لئے بہت مفید علاج ہے۔ اگلے زمانہ میں جو لوگ استعفاف اختیار کرنا چاہتے تھے۔ وہ اکھاڑے میں پہلوانی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ پہلوانی کا پہلا اصول ہی یہ ہے۔ کہ یہ فن وہی سیکھ سکتا ہے۔ جو "لنگوٹ بند" ہو۔ یعنے اپنی عفت کو مضبوط رکھتا ہو:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب معرفت نظارت تالیف تصنیف

ابتدائی خاندانی حالات

ہمارے خاندان کی اصل رہائش ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی ہے۔ ہمارے آبا واجداد قریباً چودہ پشت سے مسلمان ہیں۔ گو ابھی تک ہمارے بعض جدیوں میں سے بعض شاخیں ہندو۔ اور بعض مسلمان ہیں۔ میرے دادا صاحب مرحوم چوہدری سکندر خان صاحب اہل حدیث فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ میرے والد صاحب مرحوم چوہدری نصر اللہ خان صاحب بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے سے پہلے اہل حدیث میں شامل تھے۔

میری پیدائش چھ فروری ۱۸۹۳ء کی ہے۔ اس وقت میرے والد صاحب سیالکوٹ میں وکالت کی پریکٹس کیا کرتے تھے۔ ۱۹۰۴-۱۹۰۳ء میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر سننا شروع کیا۔ میرے والد صاحب جہاں تک میں معلوم کر سکا ہوں۔ کسی وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف نہیں تھے اور سلسلہ کے اخبارات اور کتب کو ہمدردی سے پڑھا کرتے تھے۔ مولوی مبارک علی صاحب کے احمدی ہونے کے چند سال بعد چھاؤنی سیالکوٹ کی مسجد کی تولیت اور امامت کے متعلق مخالفین سلسلہ کی طرف سے مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ اور گو میرے والد صاحب اس وقت احمدی نہیں تھے۔ تاہم جماعت کی طرف سے انہیں مقدمہ میں وکیل مقرر کیا گیا۔ اور والد صاحب ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ چونکہ اس مقدمہ میں مجھے جماعت کے عقائد کا گہرا مطالعہ کرنا پڑا۔ اور ان عقائد کی عدالت میں حمایت کرنی پڑی۔ اس لئے یہ مقدمہ میری توجہ کو سلسلہ احمدیہ کی طرف بہت حد تک مبذول کرنے کا موجب ہوا۔

طالب علمی کا زمانہ اور احمدیت

میں ان دنوں سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ لیکن مدرسہ کی پڑھائی کے علاوہ میرے والد صاحب قرآن کریم کے باترجمہ پڑھنے کے لئے مجھے ایک مولوی صاحب کے پاس بھیجدیا کرتے تھے۔ اس دوران میں آہستہ آہستہ یہ چرچا ہونے لگا۔ کہ میرے والد صاحب احمدیت کی طرف رجحان رکھتے ہیں اور شاید احمدی ہو جائیں گے۔ جن مولوی صاحب کے ہاں میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ ان کے شاگردوں میں بھی کبھی کبھی یہ ذکر آجاتا تھا۔ اور دوسرے طالب علم مجھے طنزاً کہا کرتے تھے۔ کہ تمہارے والد مرزائی ہونے والے ہیں۔ اور مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے۔ کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ میں ان کو یہ جواب دیا کرتا تھا۔ کہ یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں تو میں اپنے مولوی صاحب کے خیالات کی پیروی کروں گا۔ اپنے والد صاحب کے خیالات کی پابندی نہیں کروں گا۔

پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت

شروع ستمبر ۱۹۰۴ء میں میرے والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ لاہور لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنوں لاہور ہی میں تشریف رکھتے تھے۔ ۳ ستمبر کے روز ان کا لیکچر میلا رام کے منڈوے میں ہوا۔ والد صاحب بھی مجھے اپنے ہمراہ وہاں لے گئے۔ میری عمر اس وقت ساڑھے گیارہ سال کی تھی۔ لیکن وہ منظر مجھے خوب یاد ہے۔ مجھے سٹیج پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کرسی کے قریب ہی جگہ مل گئی۔ اور میں قریباً تمام وقت آپ کے ہی چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا۔ گو معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں نے لیکچر بھی توجہ سے سنا ہوگا۔ یا کم سے کم بعد میں توجہ سے پڑھا ہوگا۔ کیونکہ اس لیکچر کے بعض حصے اس وقت سے مجھے اب تک یاد ہیں۔ لیکن میری توجہ زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف رہی۔ آپ ایک آرام کرسی پر تشریف فرما تھے۔ اور ایک سفید رومال آپ کے ہاتھ میں تھا۔ جو اکثر وقت آپ نے چہرہ مبارک کے نچلے حصہ پر رکھا رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل

میرے دل میں اس وقت کسی قسم کے عقائد کی تنقید نہیں تھی۔ جو اثر بھی میرے دل پر اس وقت ہوا۔ وہ یہی تھا کہ یہ شخص صادق ہے۔ اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے۔ اور ایک ایسی محبت میرے دل میں آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالدی گئی۔ کہ وہی میرے لئے حضور علیہ السلام کی صداقت کی اصل دلیل ہے۔ میں گو اس وقت بچہ ہی تھا لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی کسی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد میں متواتر ایسے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ جو میرے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوئے لیکن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہی مانا تھا اور وہی اثر اب تک میرے لئے حضور کے دعاوی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کے دن سے ہی احمدی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سفر سیالکوٹ

اس تاریخ کے قریباً ایک ماہ بعد حضور سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اور باوجود اس کے کہ ان دنوں مجھے آشوب چشم کی تکلیف تھی۔ میں نے حضور کے سیالکوٹ میں قیام کا اکثر وقت حضور کی قیام گاہ کی قریب ہی گزارا۔ میرے والدین نے انہی ایام میں حضور کی بیعت کی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ میری والدہ صاحبہ نے اپنے بعض رویا کی بنا پر میرے والد صاحب سے چند دن قبل بیعت کی تھی۔

اس کے بعد جو پہلا واقعہ خصوصیت سے مجھے سلسلہ احمدیہ کے متعلق یاد ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اشتہار ہے۔ جو غالباً فروری ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا تھا۔ اور اس میں آپ کا الہام عفت الدیار محلها ومقامها درج تھا۔ یہ اشتہار میں نے گھر میں پڑھ کر سنایا تھا۔

پہلی دفعہ قادیان میں

ستمبر ۱۹۰۵ء میں میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ پہلی دفعہ قادیان آیا۔ اور ہم اس کوٹھڑی میں ٹھہرے۔ جو صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے جنوب مشرقی کونہ میں بیت المال کے دفاتر کے بالمقابل ہے۔ ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد کچھ وقت کے لئے مسجد مبارک کی چھوٹی کوٹھڑی میں جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ تشریف رکھا کرتے تھے۔ اور کچھ عرصہ سلسلہ کلام جاری رہا کرتا تھا۔ میں ان مواقع پر ہمیشہ موجود رہتا تھا۔ صبح آٹھ نو بجے کے قریب حضور باہر سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اکثر اوقات میں بھی دیگر احباب کے ساتھ حضور کے پیچھے پیچھے چلا جایا کرتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی صحبت میں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان دنوں علاوہ مطب کے کام کے اس کمرہ میں جہاں اب حکیم قطب الدین صاحب کا مطب ہے۔ مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپ کی صحبت کا بھی ان ایام میں موقعہ ملتا رہا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ بعض دفعہ اس درس کے دوران میں کوئی آدمی آکر کہہ دیتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے ہیں۔ تو یہ سنتے ہی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ درس بند کر دیتے۔ اور اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے۔ اور جوتا پہننے کی کوشش کرتے اس کوشش کے نتیجہ میں اکثر آپ کے جوتے کی ایڑیاں دب جایا کرتی تھیں جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو جب تک حضور آپ کو مخاطب نہ کرتے۔ آپ کبھی نظر اٹھا کر حضور کے چہرہ مبارک کی طرف نہ دیکھتے:

قادیان میں آمد و رفت

اس کے بعد ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسوں میں بھی شمولیت کا مجھے موقعہ ملا۔ ان ایام میں سالانہ جلسے مسجد اقصےٰ میں ہوا کرتے تھے۔ ستمبر ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں قادیان آکر رہنے کا بھی مجھے موقعہ ملا۔ ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء کے ستمبر کا ذکر ہے کہ میرے والد صاحب اور میں سید عابد شاہ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم کے ہمراہ اس کوٹھری میں ٹھہرے تھے۔ جو مسجد مبارک کے پہلو میں ہے اور جس میں سے گزر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لایا کرتے تھے۔ ہم دوپہر کا کھانا مسجد مبارک میں بیٹھ کر یا اس کوٹھری میں بیٹھ کر کھاتے تھے۔ جو ان دنوں مولوی محمد علی صاحب کا دفتر ہوا کرتا۔ اور شام کا کھانا مسجد مبارک کی چھت پر کھایا کرتے تھے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت

ایک دن دوپہر کے وقت ہم مسجد مبارک میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ کہ کسی نے اس کھڑکی کو کھٹکھٹایا۔ جو کوٹھری سے مسجد مبارک میں کھلتی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک طشتری ہے۔ جس میں ایک ران بھنے ہوئے گوشت کی ہے۔ وہ حضور نے مجھے دیدی۔ اور حضور خود واپس اندر تشریف لے گئے۔ اور ہم سب نے بہت خوشی سے اسے کھایا۔ اس شفقت اور محبت کا اثر اب تک میرے دل میں ہے اور جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں۔ تو میرا دل خوشی اور فخر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے:

انہی ایام میں ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مسجد مبارک کے نیچے کی گلی میں سے گزر رہا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا غالباً دوپہر کے کھانے کے بعد اور ظہر کی نماز سے قبل۔ میں نے دیکھا کہ حضور اپنی ڈیوڑھی سے باہر تشریف لائے ہیں۔ حضور اس وقت بالکل اکیلے تھے۔ لباس وہی تھا جو حضور عام طور پر پہنا کرتے تھے۔ سوائے اس کے کہ سر پر عرف رومی ٹوپی تھی۔ اور عمامہ نہیں تھا۔ اور گلے میں کوٹ بھی نہیں تھا۔ لیکن ہاتھ میں چھڑی تھی۔ اور کرتے کا ایک حصہ لباس کے کسی دوسرے حصہ کے ساتھ اٹک کر ذرا اونچا رہ گیا تھا۔ اور وہاں سے تھوڑا سا حصہ بدن مبارک کا نظر آرہا تھا۔ آپ اس گلی میں سے تشریف لے گئے۔ جو مسجد اقصےٰ کو جاتی ہے۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے مغرب کی طرف جو مکان ہے۔ اس کا کچھ حصہ ان دنوں زیر تعمیر تھا۔ حضور اس کا ملاحظہ فرماتے رہے۔ میں بھی کچھ فاصلہ پر پیچھے پیچھے چلتا گیا۔ دل میں یہ خوف بھی تھا۔ کہ اگر حضور دیکھ لیں تو شاید پتہ نہ فرمائیں۔ کہ یہ کیوں پیچھے آرہا ہے۔ لیکن دل یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ کہ حضور کو دیکھنے کا ایک موقعہ ہاتھ سے جانے دیا جائے چند منٹ حضور نے مکان کا ملاحظہ فرمایا۔ اس وقت معمار اور مزدور بھی غالباً کھانا کھانے گئے ہوئے تھے۔ اور کوئی نگران تعمیر بھی موجود نہیں تھا۔ حضور خود ہی چند منٹ تک ادھر ادھر دیکھتے رہے۔ اور پھر جس راستہ سے آئے تھے اسی راستہ سے واپس تشریف لے گئے:

مغرب کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ جلدی ہی کھانا کھانے سے فارغ ہو کر مسجد مبارک کی چھت پر تشریف لے آیا کرتے تھے۔ اور عشاء کی نماز تک وہیں تشریف رکھا کرتے تھے۔ یہ صحبت بھی بہت پر لطف ہوا کرتی تھی:

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کی بیماری کے دوران میں بھی میں قادیان ہی میں حاضر تھا۔ اور ان کی وفات کے وقت بھی یہیں موجود تھا۔ چنانچہ انکے جنازے کو مقبرہ بہشتی میں لے جانے کے لئے ڈھاب کے ایک حصہ پر عارضی پل بنانا پڑا تھا۔ اس پل کے بنانے میں زیادہ تر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لڑکوں کا حصہ تھا۔ اور مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ میں بھی اس کام میں ان کے ساتھ شامل ہوا تھا۔ اور بعد میں صاحبزادہ صاحب کے جنازہ میں بھی شامل ہوا۔ جنازہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبر سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھ گئے۔ اور صاحبزادہ صاحب مرحوم کے متعلق اپنے الہامات اور پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے رہے۔ میں اگرچہ اس وقت بچہ ہی تھا۔ لیکن یہ احساس اس وقت تک میرے دل میں قائم ہے۔ کہ حضور باوجود اس قدر سخت صدمہ کے جو آپ کو صاحبزادہ صاحب کی وفات سے لازماً پہنچا ہوگا نہایت بشاشت سے کلام فرماتے رہے:

کب بیعت کی

۱۹۰۷ء کے جون یا جولائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک کارڈ میرے والد صاحب کو لکھا جس کا مضمون صرف اتنا ہی تھا۔ کہ آپ اپنے بیٹے کی اب بیعت کرا دیں۔ میں نے وہ کارڈ پڑھ لیا۔ اور شائد والد صاحب کو بھی یہ علم ہوگا۔ کہ وہ کارڈ میری نظر سے گزر چکا ہے۔ لیکن خود انہوں نے اس بات کا مجھ سے کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ مجھ سے خصوصیت سے کہا کہ تم بیعت کر لو۔ لیکن یہ انکو یقینی طور پر علم تھا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ میں احمدی تھا۔ جب ستمبر ۱۹۰۷ء میں میں والد صاحب کے ساتھ قادیان آیا۔ تو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے خود ہی ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور یہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کا دن تھا۔ اسی سال میں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہو چکا تھا۔ چنانچہ مئی ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری دفعہ لاہور تشریف لے گئے۔ تو میں ان دنوں لاہور میں ہی تھا۔ ان ایام میں بھی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا مجھے شرف حاصل ہوتا تھا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دوپہر کے وقت میں اپنے کمرہ ہوسٹل میں سویا ہوا تھا کہ شیخ تیمور صاحب بڑی جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ تشریف لائے۔ اور میرے پاؤں کو ہلا کر کہا کہ جلدی اٹھو اور میرے کمرے میں آؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے ہیں۔ چنانچہ میں فوراً اٹھ کر ان کے کمرہ میں گیا۔ اور ہم نے کالج اور ہوسٹل سے چھٹی وغیرہ لینے کا انتظام کیا۔ تاکہ حضور کے جنازہ کے ساتھ قادیان جا سکیں۔ یہ انتظام کر کے ہم احمدیہ بلڈنگس پہنچ گئے۔ اور پھر حضور کے جنازہ کے ساتھ ہی قادیان آئے۔ اس موقعہ پر میں غالباً دو دن قادیان ٹھہرا اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کے بعد لاہور واپس چلا گیا۔ ان ایام کے احساسات اور قلبی کیفیات کا سپرد قلم کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر

اسلام کا حکم ہے جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں۔ ان کا ذکر خیر کے ساتھ کیا کرو۔ یہ تو عام حکم ہے۔ لیکن جن بزرگوں سے براہِ راست انسان کو خیر پہنچی ہو۔ ان کا ذکر خیر نہ کرنا گناہ میں شامل ہے اس لئے میں نے ضروری خیال کیا۔ کہ والدہ محترمہ چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی بعض خوبیوں اور احسانوں کا آپ کی وفات کے بعد ذکر کروں۔

مکرم چوہدری صاحب کا خاندان ۱۹۰۴ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ اس نیکی میں تقدم کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ محترمہ کو دیا۔ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے بعد بیعت کی۔ اسی طرح بیعت خلافت میں بھی مرحومہ پیش پیش تھیں والفضل للمتقدم

مرحومہ محترمہ کو اللہ تعالیٰ نے مردوں جیسی ہمت اور عقل کے ساتھ عورتوں جیسی رقت قلب بنی نوع انسان کی ہمدردی اور جذبۂ محبت عطا فرمایا تھا اس خلق کی وجہ سے جو عام طور پر نادر الوقوع ہوتا ہے۔ مرحومہ کا ایمان اکثر مردوں سے بھی پختہ تھا۔ اور آپ کی ہمدردی اور خیر خواہی اگرچہ عام تھی لیکن پھر بھی الاقرب فالاقرب کو ضرور مدنظر رکھتی تھیں۔

میرے خیال میں مرحومہ محترمہ خلقی رنگ میں مومنہ پیدا کی گئیں تھیں اسی لئے باوجود بظاہر امی ہونے کے آپ کے اخلاق اور اعمال کا اظہار طبعی طور پر طریقتِ اسلام کے مطابق ہوتا تھا۔

۱۹۳۱ء میں جب میں شدید طور پر مجروح ہوا۔ تو مرحومہ محترمہ سنتے ہی قادیان تشریف لائیں۔ آپ کے ساتھ چوہدری شکر اللہ خاں صاحب اور چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بھی تشریف لائے۔ اور اس شدید مصیبت اور مشکل کے وقت میں میرے ساتھ انتہائی ہمدردی کا سلوک کیا۔ اور جب تک ان کو اس بات کا یقین نہ ہو گیا۔ کہ میں خطرہ کی حالت سے نکل گیا ہوں قادیان میں ہی قیام رکھا۔ اُن دنوں چونکہ میری والدہ صاحبہ سخت علیل تھیں اس لئے قادیان تشریف نہیں لا سکتی تھیں۔

مرحومہ محترمہ نے والدہ صاحبہ کے آنے کے متعلق دریافت فرمایا۔ تو میں نے ان کے نہ آسکنے کی وجہ بیان کی۔ اور عرض کیا کہ آپ کے آنے کی بھی مجھے ایسی ہی خوشی ہے۔ جیسی کہ اپنی والدہ صاحبہ کی۔ اس سے مرحومہ بہت خوش ہوئیں۔ اس ہمدردی اور اظہار محبت کا تعلق میرے قلب پر اس قدر گہرا ہے۔ کہ موت بھی میرے دل سے اس اثر کو محو نہیں کر سکے گی۔ مرحومہ محترمہ کا حسن خلق اور طبعی محبت کا ہی یہ تقاضا تھا۔ کہ ان کی یہ انتہائی خواہش تھی کہ اپنی زندگی میں قادیان پہنچ جائیں۔ اور اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے سے قبل دارالامان کے درو دیوار کو پھر ایک نظر دیکھ لیں اور اہالیانِ قادیان کو کسی قدر خدمت کا موقعہ دیں۔ فجزاھا اللّٰہ احسن الجزاء وادخلھا فی الجنۃ عرضھا السمٰوات والارض

خاکسار فتح محمد سیال۔ قادیان

چندہ تحریک جدید سال چہارم کے متعلق مخلصین کے مکتوب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”یہ بڑھتا ہوا بوجھ گذارے میں سخت تنگی کئے بغیر نہیں اٹھایا جا سکیگا پس جو چاہتا ہے۔ اس امتحان میں کامیاب ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ اپنے بیوی بچوں کو ہم خیال بنائے۔ اور اپنے خرچوں میں تنگی کرے۔ تاکہ یہ بوجھ اُٹھ سکے۔ جو لوگ ایسا نہیں کریں گے وہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگائیں گے۔ العیاذ باللّٰہ“

مخلصین جماعت حضور کے اس قسم کے ارشادات پڑھ اور سن کر اپنے خرچوں میں تنگی کر کے اپنے وعدے سو فیصدی پورا کر رہے ہیں۔ جن کی مثالیں علیحدہ نکل رہی ہیں۔ بلکہ بعض دوست جب کوئی راستہ جلد ادا کرنے کا بند پاتے ہیں۔ تو جیسا کہ بعض اشد ضرورتوں کے ماتحت اپنی ذاتی ضروریات کیلئے قرض لے کر کام چلایا جاتا ہے اسی طرح سلسلہ کی ضروریات کو ذاتی ضروریات سے بھی اہم قرار دیتے ہوئے قرض لے کر ادا کر رہے ہیں۔ غرض ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ چندہ تحریک جدید جلد سے جلد ادا ہو۔ ذیل میں ایسے مخلصین کے چند خطوط درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ بابو نور محمد صاحب اوورسیر کراچی سے لکھتے ہیں۔ میرا وعدہ تو قسط وار ادا کرنے کا تھا۔ اور قسطیں ادا بھی کر رہا تھا مگر حضور کے ارشادات میں نے متواتر اخبار میں پڑھے۔ اس کے بعد میرے دل میں جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے فیصلہ کیا۔ کہ جس طرح بھی ہو وعدہ کی رقم یک مُشت ادا ہونی چاہیئے۔ مگر میرے پاس روپیہ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سامان فرمایا۔ میں نے اپنے ایک عزیز سے اس کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے مجھے کچھ رقم بطور قرض دیدی اسی طرح میں اپنا سو روپیہ کا وعدہ یک مشت پورا کر رہا ہوں۔

۲۔ جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری مال اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کے چندے کے لئے جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ وعدے جلد پورے کر دئے جائیں گے

۳۔ بابو محمد صدیق صاحب دہلی سے لکھتے ہیں۔ جس دن سے حضور کا ارشاد الفضل میں پڑھا۔ کہ تحریک جدید سال چہارم کا چندہ جلد تر ادا کیا جائے۔ اسی دن سے دل میں تڑپ تھی کہ کسی طرح یہ وعدہ جلد ادا ہو۔ میرا چوتھے سال کا وعدہ پچھتر روپے کا تھا۔ جو تیسرے سال سے کچھ زیادہ تھا۔ اور باقساط ادا ہو رہا تھا۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں آج بقیہ ساری رقم میں نے اپنے محصل صاحب کو ادا کر دی ہے۔ الحمد للّٰہ رب العالمین

۴۔ میاں دوست محمد صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں:۔ تحریک جدید کی ادائیگی کا مجھے بہت فکر ہے۔ تا حضور کے ارشاد کی تعمیل جلد ہو۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تحریک کا چندہ جس طرح بھی ہو۔ اسی مہینہ میں ادا کر دوں۔

209

۵۔ بابو عبد الکریم صاحب کیمبل پور سے لکھتے ہیں:۔ سال چہارم میں میرا وعدہ جون کو ادائیگی کا ہے۔ چونکہ میں نے بار بار اخبار الفضل میں یہ ارشادات پڑھے ہیں۔ کہ وعدہ کرنے والوں کو اپنے وعدے جلد پورے کرنے ضروری ہیں۔ میری بیوی عرصہ دو سال سے بیمار ہے اور مجھے بہت زیادہ خرچ حکیموں اور ڈاکٹروں پر کرنا پڑتا ہے۔ تاہم جب میں نے یہ ارشاد اپنی بیوی بچوں کو پڑھ کر سنایا۔ تو وہ سب اس بات پر انشراح صدر سے راضی ہو گئے کہ جس طرح بھی ہو گذارہ کیا جائے۔ مگر تحریک جدید کے چندہ کے ادا کرنے میں دیر نہ کریں۔ حتیٰ کہ میری بیوی نے کہا کہ میری بیماری پر خرچ کرنا چھوڑ دیں اور تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیں۔ اس پر میں نے تنخواہ ملتے ہی اپنا چندہ پچیس روپے جو تیسرے سال سے بھی زیادہ ہے اپنے امیر جماعت کو ادا کر دیا۔

احباب ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے دعائے صحت کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

احمدیہ مشن گولڈکوسٹ کی ماہوار رپورٹ بابت ماہ مارچ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۸ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۷۰ لیکچر دیئے گئے۔ ۲۲۴۳ سامعین ان لیکچروں میں شامل ہوئے۔ ۳۴ نو مبائعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دو مرتبہ خاکسار کو باہر دورہ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ ۱۱ مارچ کو علاقہ اڈانسی کی جماعتوں نے موضع Kuasa میں اجلاس منعقد کیا۔ جس میں شمولیت اختیار کرنے کا موقعہ ملا۔ پندرہ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۳ مارچ کو گورنر علاقہ نے کماسی شہر میں دربار منعقد کیا۔ احمدیہ مشن کے لئے تین نشستیں ریزرو کی گئیں۔ کلاس اے انڈین مبلغ کے لئے اور کلاس سی سکرٹریوں کے لئے۔ خاکسار سکرٹری تبلیغ اور ایک افریقن مبلغ نے دربار میں حصہ لیا۔ اردگرد کے علاقہ جات سے ہزارہا نفوس اس موقعہ پر حاضر ہوئے۔ طبعاً علاقہ اشانٹی کے احمدی احباب بھی بکثرت تشریف لائے۔ میں نے یہ موقعہ غنیمت خیال کرتے ہوئے تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے دو تقریریں کیں۔ اور طوعی قربانی کی تحریک کی احباب نے فوراً میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے چالیس پونڈ ۱۳ شلنگ چندہ تحریک جدید کے وعدے لکھوائے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ماہ زیر رپورٹ میں ہر روز بعد نماز فجر نوبت بہ نوبت قرآن شریف۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس کماسی شہر میں جاری رہا۔ طلباء مبلغین کلاس کو باقاعدہ اسباق دیئے جاتے رہے۔ کالونی میں مسٹر جمال جانسن جنرل سکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحب اپنے فرائض کو بخوبی ادا کرتے رہے اور باقاعدہ رپورٹ مجھے بھیجتے رہے۔ بالآخر تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس ملک میں ترقی احمدیت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:- نذیر احمد بشر سیالکوٹی مبلغ گولڈکوسٹ

جمشیدپور میں تبلیغ احمدیت

الحمد للہ کہ آغاز ماہ رواں میں جب کہ صوبہ بہار کی پراونشل کانفرنس کے موقعہ پر مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل اور مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ بھاگلپور تشریف لائے تو جماعت احمدیہ جمشیدپور کے مدعو کرنے پر کمال مہربانی سے یہاں بھی آئے۔ مقامی جماعت نے بعض رکاوٹوں کو دور کرا کے دو روز کے لئے ہر دو علماء کی تقاریر کا انتظام کیا۔ جس کا اعلان اردو انگریزی اور اڈیہ زبان کے اشتہاروں اور ڈھنڈوروں کے ذریعہ کیا گیا۔ چنانچہ ۸ مئی ۳۸ء کی شام کو ٹنک پینکالیہ ہال بشٹوپور میں مولوی محمد سلیم صاحب نے فلسطین کے حالات اور تاثرات پر پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ اسی طرح ۹ مئی کی شام کو اسی ہال میں مولوی عبدالغفور صاحب نے "پیغام حق" پر اور مولوی محمد سلیم صاحب نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر عمدہ تقاریر فرما کر حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ پہلے روز کے جلسہ میں تقریر کے اختتام پر ایک غیر احمدی صاحب نے بعض اعتراضات کئے۔ جن کے معقول اور مدلل جوابات دیئے گئے۔ الحمد للہ کہ ہر دو اجلاس کی تقریروں سے حاضرین خوب محظوظ ہوئے۔ اور جلسے بخیر و خوبی انجام پائے۔

۱۰ مئی کی شام کو جناب بشیر احمد صاحب چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمشیدپور کے دولت کدہ پر مقامی جماعت کی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں باوجود باد و باران کے اکثر احباب نے شرکت فرمائی جس میں ہر دو معزز و محترم علماء نے جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور اپنے قیمتی مشوروں اور زریں نصائح سے مستفیض فرمایا کافی غور و خوض اور تبادلہ خیالات کے بعد ایک لائحہ عمل تجویز کیا گیا۔

خاکسار:- محمد شجاعت علی نائب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جمشیدپور

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۸ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب (۱) منن الرحمٰن (۲) کتاب البریہ (۳) مسیح ہندوستان میں اور (۴) نسیم دعوت بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں امتحان بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء بروز اتوار ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اس امتحان میں کثرت کے ساتھ شامل ہوں گے۔ کیونکہ اس زمانہ میں جب کہ ضلالت کا سمندر چاروں طرف موجیں مار رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہی ایک ایسی کشتی ہے جو ڈوبنے سے بچا سکتی ہے۔ اور ایک ایسی روشنی ہے جو تاریکی میں گھرے ہوئے دل کو منور کر سکتی ہے۔ اور ایک ایسی تلوار ہے کہ جس کو استعمال کرنے والا کسی میدان میں شکست نہیں کھا سکتا۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب ان بیش قیمت موتیوں کی قدر پہچانیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ پس چاہیئے کہ نہ صرف احباب اس امتحان میں خود شامل ہوں بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کر کے اس میں شامل کرائیں۔ بالخصوص عہدہ داران جماعت و سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف خاص توجہ دیں۔

لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کو بھی چاہیئے۔ کہ عورتوں میں اس امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

قابل توجہ سکرٹریان مال و موصیان

چونکہ سالانہ حساب عنقریب موصیوں کو بھیجا جانے والا ہے۔ اس لئے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ہر موصی کا بجٹ سالانہ ۳۸-۱۹۳۷ء اور ساتھ ہی ۳۹-۳۸ء کا بجٹ بھیج دیا جائے۔ تاکہ حساب صحیح طور پر تیار ہو سکے۔ چونکہ موصی صاحبان اپنی آمدنی کے کم و بیش ہونے کی اطلاع نہیں دیتے اس لئے حساب میں کمی بیشی ہو جاتی ہے جب سالانہ حساب بھیجا جاتا ہے تو پھر لکھتے ہیں کہ یہ حساب صحیح نہیں۔ اس لئے بجٹ مانگا گیا تھا۔ لیکن بہت کم احباب نے اس طرف توجہ کی ہے۔

براہ مہربانی ہر جماعت کے سکرٹری صاحب یا خود موصی صاحبان خود اپنا اپنا بجٹ ۳۸-۱۹۳۷ء اور ۳۹-۱۹۳۸ء جلد سے جلد تحریر فرمائیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

حالتِ نزع میں ایک احمدی لڑکی کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزارت شمالی کشمیر میں حضرت حلجی خواجہ عبدالصمد صاحب مرحوم مشائخ میں سے شمار کئے جاتے تھے۔ غیر احمدی پبلک اب تک ان کے زہد و تقوٰے کی مداح اور مرحوم کی بے شمار خوبیوں کی معترف ہے۔ حج پر جاتے ہوئے مرحوم نے دعا فرمائی۔ خداوندا میں تیرے گھر کی طرف منہ کرکے جا رہا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ اس مکرم گھر کی طرف پیٹھ پھیر کر لوٹوں۔ اس دعا کے نتیجہ میں مرحوم مسجد شریف منیٰ کے عین متصل فوت ہو کر وہیں دفن ہوئے۔ یہ مرحوم کے روحانی کمال کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آپ کا خاندان بلا استثنائے احدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منسلک چلا آرہا ہے۔

مرحوم کے تین لڑکے الحاج خواجہ عبداللہ جو خواجہ عبدالغفار و عبدالغنی صاحبان ۱۹۲۸ء و ۱۹۳۰ء میں فریضۂ حج سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔

آپ کی ایک پوتی یعنی خواجہ عبدالغنی صاحب کی دختر جمیلہ بیگم ۱۴ دن کی علالت کے بعد ۲۰ ربیاکھ سمت ۱۹۹۵ بوقت ۴ بجے صبح ۱۳½ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ مرحومہ پرائمری پاس تھی۔ قرآن کریم کا ترجمہ بھی باقاعدہ اپنے والد سے پڑھ چکی تھی۔ اور نہایت نیک لڑکی تھی۔ مرنے سے دو دن پیشتر جبکہ ہمارے خاندان کے اکثر افراد عیادت کے لئے موجود تھے۔ مرحومہ نے اپنی چھوٹی بہن سے کہا۔ تم جانتی ہو کہ ہم کس باپ کی لڑکیاں ہیں۔ ہمارا باپ مبلغ ہے۔ اگر ہم میں کوئی نقص ہوا۔ تو لوگ ہمارے والد کو کہیں گے کہ تمہارے وعظ کا تمہارے بچوں پر کیا اثر ہوا ہے۔ کہ ہمیں سمجھا رہے ہو۔ دیکھو ہمارا باپ اور ہمارے چچے اور بھائی کس پایہ کے آدمی ہیں میری خواہش تھی۔ کہ ایسے اعلٰے اخلاق دکھائیں۔ جن سے ہمارے خاندان کا نام زندہ رہے۔

پھر مستورات سے مخاطب ہو کر کہا دیکھو میں نے بچپن کو قطعًا بھلا دیا۔ خدا سے ڈرو۔ فیشن اور زیورات کو بالکل ترک کردو۔ اس کے بعد حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیا تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کمرہ میں تشریف لائے ہیں۔ حضور کے ساتھ حوریں بھی سبز کپڑے پہنے اور ہاتھوں میں آبخورے لئے کھڑی ہیں۔ آہا اس پانی سے کیسی خوشبو آرہی ہے حوریں کہتی ہیں کہ جلدی کرو۔ ورنہ پانی خراب ہو جائے گا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ۔ میں تو تیار ہوں۔ یہ لوگ اجازت نہیں دیتے (حاضرین سے مخاطب ہو کر) مجھے اجازت دو لو سنو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ سچا امام مہدی آچکا۔ اب کوئی دوسرا مہدی آنے والا نہیں حضورؐ فرماتے ہیں تم (یعنی احمدی) میری جماعت ہو۔ جس طرح کفار نے مجھے دکھ دیا اور ستایا۔ اسی طرح غیر احمدی تمہیں بھی دکھ دیتے اور ستاتے ہیں۔ لیکن تم نڈر ہو کر اپنے دین پر علانیہ طور پر بلا خوف لومۃ لائم قائم رہو۔

یہ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن شریف ہاتھ میں لئے تبلیغ فرما رہے ہیں۔ دیکھو دادا جان فرماتے ہیں احمدیت پر ثابت قدم رہکر لوگوں کے دکھ اور طعن و تشنیع کی مطلق پروا نہ کرو۔ تم میری اولاد ہو۔ غافل نہ رہنا۔ والد کے استفسار پر کہا کہ کل سے آج کچھ آرام ہے۔ مجھے بائیں کروٹ لٹا دو۔ نیند آرہی ہے۔ آخر میں کہا۔ اب پانی مت پلاؤ گلے سے نیچے نہیں جاتا۔ نہایت ہی آرام و اطمینان کے ساتھ روح قفس عنصری سے عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والی میں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فتوٰے

دوسری نماز باجماعت کے متعلق

نماز باجماعت کو جو اہمیت شریعت اسلامیہ میں حاصل ہے۔ وہ بعض احباب سمجھتے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی مسجد میں ایک دفعہ نماز باجماعت ہو جاتی ہے۔ تو بعد میں آنے والے احباب جماعت در جماعت کراتے چلے جاتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمیشہ سے ایسا کرنے کو ناپسند فرماتے رہے ہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی چٹھی کا ایک اقتباس ذیل میں دیا جاتا ہے۔ جو کنجیجی سندھ سے موصول ہوئی ہے خانصاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"یہاں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے مواقع قدرتًا زیادہ ہوتے ہیں۔ میرے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور ہر مسجد میں نماز کی ایک جماعت ہو جانے کے بعد دوسری جماعت کے ہونے کو اسی طرح سختی کے ساتھ ناپسند فرماتے ہیں جس طرح پہلے فرمایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کہ اس رواج کو سختی کے ساتھ روکنا چاہیئے"۔

تمام احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ نماز باجماعت کے متعلق حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو ملحوظ رکھیں۔ اور سوائے خاص ضرورت کے جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ نماز باجماعت کو عام نہ کیا جائے۔ ناظر تعلیم و تربیت

ہر جماعت تحریک جدید کے دو سکرٹری انتخاب کرکے اطلاع دے

ہر احمدی جماعت خواہ شہری ہو یا دیہاتی چھوٹی ہو۔ یا بڑی جس کی منظوری صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ہو چکی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے کاموں کے لئے ایک سکرٹری مال اور دوسرا سکرٹری عام منتخب کرکے فورًا مرکز میں اطلاع دے۔ جن جماعتوں نے اس ضروری کام کی طرف ابھی تک توجہ نہیں کی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس اعلان کے پڑھتے ہی مذکورہ بالا دو سیکرٹریوں کا انتخاب کرکے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یا دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں اطلاع بھیجدیں۔ "مالی سیکرٹری تحریک جدید" کو فورًا اپنا کام وصولی چندہ "تحریک جدید" کا شروع کردینا چاہیئے۔ اور جو روپیہ وصول ہو اسے ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا چاہیئے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ضروری اعلان

حاجی والہ ضلع گجرات کے کسی دوست نے ہاشم علی صاحب کے انتقال کے متعلق دفتر ہذا کو اطلاع دی ہے۔ مگر انہوں نے اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ اس لئے جواب دینے سے معذوری ہے۔ فرستندہ کی نظر سے اگر یہ اعلان گزرے۔ تو دفتر ہذا کو نام اور اپنے مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں۔ اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔

کانپور

پریذیڈنٹ — میاں سراج الدین صاحب
سکرٹری امور عامہ — میاں حاجی محمد ابراہیم صاحب
" تعلیم و تربیت — ماسٹر خدا بخش صاحب
" تبلیغ — چوہدری شریف احمد صاحب
" مال — ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
" انصار اللہ — میاں محمد رفیق صاحب

رنگپور (مرشد آباد)

پریذیڈنٹ — محمد یار صاحب
سکرٹری — محمد سعید صاحب

رنگون

سکرٹری مال — محمد ابراہیم صاحب
" تبلیغ — "
" تعلیم و تربیت — اے محمد کنجی صاحب
" تحریک جدید — ایم۔ ایل ماریکار صاحب

قلعہ صوبا سنگھ (ضلع سیالکوٹ)

پریذیڈنٹ — چوہدری عبد اللہ خان صاحب
سکرٹری مال — چوہدری عبد اللہ خانصاحب پٹواری
محاسب — حکیم عنایت اللہ صاحب
امین — میاں عمر الدین صاحب
محصل — شیخ فتح محمد صاحب

دیبگرام کھرم پور (بنگال)

پریذیڈنٹ — جی۔ ایم۔ خادم صاحب
سکرٹری — اے۔ ملک خادم صاحب

باڑی پورہ (کشمیر)

پریذیڈنٹ — راجہ ولی محمد خان صاحب
سکرٹری مال — میر غلام محمد صاحب
" تبلیغ — "
امین — فضل الرحمٰن صاحب

(اس انجمن میں باڑی پورہ۔ بوگام بالسو۔ برازلو۔ چک ایرچھ۔ سانکھڈپورہ کی جماعتیں شامل ہیں۔)

لنگیری ضلع جالندھر

پریذیڈنٹ — میاں اسمٰعیل صاحب
سکرٹری مال — میاں نظام الدین صاحب
سکرٹری تحریک جدید — "
" امور عامہ — "
" امور خارجہ — "
" تبلیغ — حکیم عبد الرحمٰن صاحب
نائب " — محمد یعقوب صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — چوہدری غلام قادر خانصاحب
امام الصلوٰۃ — "
محاسب — مولوی عبد الغنی صاحب
سکرٹری وصایا
سکرٹری ضیافت — حکیم محمد ابراہیم صاحب
محصلین — حکیم عبد الرزاق صاحب، بلال احمد صاحب

(آڈیٹر کوئی اور صاحب منتخب کئے جائیں۔ محاسب آڈیٹر نہیں ہو سکتا۔)

اٹھوال ضلع گورداسپور

سکرٹری مال — چوہدری دین محمد صاحب
محاسب — میاں محمد صدیق صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — شیخ محمد رمضان صاحب
" تبلیغ — "
محصلین — چوہدری حسین بخش صاحب، کمال الدین صاحب

حسینا ضلع مونگھیر

پریذیڈنٹ — مولوی عبد السلام صاحب بی اے
سکرٹری — مولوی عبد القادر صاحب

ملک پور خورد

پریذیڈنٹ — نہال علی شاہ صاحب
سکرٹری مال — سید ولایت شاہ صاحب

جموں

پریذیڈنٹ — غلام محمد صاحب خادم
سکرٹری امور عامہ — مستری فیض احمد صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری امور عامہ — سردار عبد الرحمٰن خان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — سید امداد علی شاہ صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت — سردار عبد الرحمٰن خان صاحب
سکرٹری تبلیغ — مستری عبد الحفیظ صاحب
" مال — محمد یوسف صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری مال — بابو نور الٰہی صاحب
محصل — مستری عبد الحفیظ صاحب، بابو فیروز دین صاحب
لائبریرین — بابو نور الٰہی صاحب

مرثیہ بر وفات حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم

از خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

یہ کیا ستم کیا ہے اے مرگ ناگہانی
حافظ بشیر احمد وہ نوجوان صالح
گلدستۂ امید و ارماں تھی جسکی ہستی
میدان عاشقی میں جس نے قدم رکھا تھا
سب علم و فضل اسکا تھا صرف دین احمدؐ
آغوش مادری سے پایا تھا شوق دینی
عشق محمدی تھا جس کی سرشت گِل میں
حسن عمل سے جسکا تھا علم دین مرصع
خدام احمدیت کا تھا وہ نجم روشن
وہ چشمہ صداقت بہتا تھا وادیوں میں
ہم یہ سمجھ رہے تھے چشمہ بنے گا دریا
بادِ سحر کی طرح مصروف کار تھا وہ
گلزار احمدی کا وہ بارور شجر تھا
اے نوجواں حافظ تیرا خدا ہو حافظ
صوفی علی محمد تیرا پدر ہے صابر
ٹوٹا پہاڑ غم کا اس کے ضعیف سر پر
جس صبر و شکر سے یہ غم اس نے ہے اٹھایا
دن رات تیری رحمت نازل ہو اسکے گھر پر
گو جوش و فور غم سے طاقت نہیں کہ روکوں
اٹھتی ہیں غم کی لہریں دل سے تو کھینچتا ہوں

برباد تو نے کر دی ہر دل کی شادمانی
پیش نظر تھے جس کے ایام کامرانی
تھی جس کے پاک دل پر تقویٰ کی حکمرانی
ارمان تھا جسکے دل میں دکھلائے پہلوانی
اعمال سے جھلکتے تھے جوہر نہانی
آراستہ وفا سے تھی اس کی زندگانی
ڈالا گیا تھا جس میں صدق و صفا کا پانی
نقش بقا سے رنگین تھی جسکی ذات فانی
کرتا تھا انجمن میں خوش ہو کے ضو فشانی
میدان میں دیکھنا تھی اسکی ابھی روانی
کہتی تھی موت ہنسکر در پردہ "لن ترانی"
باد اجل نے ناگہ پیدا کی سرگرانی
پھلنے دیا نہ تو نے اے مرگ نوجوانی
کھوئے گئے ہیں تجھ پر ابواب آسمانی
آنکھیں ہیں خشک انکی لیکن جگر ہے پانی
اسکے شریک غم ہوں افضال آسمانی
اسکے صلہ میں یا رب دے عیش جاودانی
دنیا کی اور دیں کی دے اس کو کامرانی
یہ آنسوؤں کی دھاریں آنکھوں کی یہ روانی
یہ کیا ستم کیا ہے اے مرگ ناگہانی

اعلان

مولوی غلام نبی صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ کو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے لئے سکرٹری مال و محاسب مقرر کیا جاتا ہے۔ براہ مہربانی احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

سوزاک کا فوری علاج

گونور

پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتا ہے اور چار روز میں مرض کی جڑ بیخ کاٹ دیتا ہے

ملنے کا پتہ: کارخانہ حامی الصحت لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال چہارم کا چندہ یکمشت اور فوری ادا کرنیوالے مخلصین

ذیل میں اُن مخلصین کی فہرست دی جاتی ہے جنہوں نے مئی کے پہلے عشرہ میں اپنا وعدہ مکمل طور پر پورا کیا۔ اس فہرست میں سوائے چند احباب کے باقی سب ایسے ہیں جن کا وعدہ قسط وار ادا کرنے۔ یا آئندہ کسی ماہ میں دینے کا تھا مگر حضور کے ارشاد پر فوری لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔ یہ فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

غلام محمد صاحب تاثلث لاہور ۱۷
مولوی محمد احمد خان صاحب کپورتھلہ ۱۳۵
میاں غلام قادر صاحب بمبئی ۵
ماسٹر چراغ محمد صاحب کھارہ ۶
والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خانصاحب ٹیکسٹائل ۵۰
ماسٹر محمد یعقوب صاحب دہلی ۶
ماسٹر محمد یعقوب صاحب عثمان حیدر آباد دکن ۳۵
سید عبدالہادی صاحب " ۵
بابو مہر الہی صاحب بہرادر ۱۰
والدہ راجہ سمیع اللہ خان صاحب کشمیر ۱۵
بابو محمد عمر صاحب راولپنڈی مع اہلیہ جہلم ۱۵
ہر دو اہلیہ بابو نور الہی صاحب ٹانڈہ ۵
میر مرید احمد خان صاحب سکھر ۶۰
اہلیہ صاحبہ " " ۲۲
ممتاز بیگم ۱۰

محمد منیر شاہ صاحب اکوڑہ مع اہلیہ ۳۵
میاں غلام محمد صاحب عالم گڑھ ۵
سید اعجاز احمد صاحب جامعہ احمدیہ ۶
منشی عطاء الرحمن صاحب مدرسہ احمدیہ ۵
میاں اللہ بخش صاحب پوسی ۵
سید بشیر احمد صاحب دعوۃ و تبلیغ ۵
چوہدری غلام حسین صاحب پنشنر دارالفضل ۱۴
ڈاکٹر مطلوب خان صاحب پٹھانکوٹ ۱۳
خانصاحب عبدالعلیم صاحب بنارس ۲۰
چوہدری امام الدین صاحب محمود آباد فارم ۵
اہلیہ صاحبہ میاں محمد عبداللہ صاحب گوجرانوالہ ۵
" چوہدری محمد عظیم صاحب ۵
حکیم دین محمد صاحب کراچی ۱۰
سید نور حسن شاہ صاحب شیخ پورہ ۶
بابو عبدالغنی صاحب اوورسیر سرگودھا ۲۵
بابو نذیر احمد صاحب کھاگرہ بنگال ۶

منشی طفیل احمد صاحب ۶
اقبال احمد صاحب راجیکی قادیان ۶
مستری عبدالرزاق صاحب دارالفضل ۱۵
خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب دارالبرکات ۵۱
قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری مع اہلیہ صاحبہ ۱۵
حافظ عبدالرحمن صاحب پٹیالہ ۵
چوہدری میر احمد صاحب علی پور ملتان ۳۰
محمد علی صاحب سوداگر ایبٹ آباد ۵
چوہدری عبدالرحیم صاحب دہرم سالہ ۶
میر رفیق علی صاحب راج شاہی بنگال از خود و اہل و عیال ۳۰
منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری دبوتا ۵
حکیم شاہنواز صاحب کھرڑ ۶۰
میاں رحم محمد صاحب محمود آباد فارم ۵
علیم صاحب میدان سانٹرا ۵
قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی قادیان مع اہلیہ صاحبہ ۱۰
مولوی شریف احمد صاحب جنگوی قادیان ۵
قاضی ظہور الدین صاحب بٹ ہیڈ اجنالہ ۳۰
ملک ستار بخش صاحب ایم۔ اے کیمبلپور ۲۴
سید منظور احمد صاحب کھوکھرہ مع اہلیہ ۲۰
سید فضل الرحمن صاحب ... آگرہ ۳۰

یحییٰ صدر الدین صاحب ساٹرہ ۲/۴
منشی عنایت حسن خان صاحب بیلی بھیت ۳۵
عبدالسبحان صاحب طالب علم مردان ۵
سید بشیر احمد صاحب وزیر آباد مع والدہ خود ۱۵
ملک وتاج الدین صاحب بنوں ۲۰

حرم میاں بھاگ سے صاحب دارالفضل ۵ - منشی عبدالغفور صاحب کتب فروش گجرات ۶۰ - بابو محمد دین علی صاحب بنکی ۲۰ - خلیفہ نور الدین صاحب جموں ۵۰ - صوبیدار محمد رفیع صاحب سکھر ۵۰ - بابو بشیر احمد صاحب وائرلیس ملتان ۵ - چوہدری نبی احمد صاحب ...

مرزا عبداللطیف صاحب ترنگ زئی ۸ - چوہدری محمد یوسف صاحب لوری والہ ۵ - صفدر علی خانصاحب ویرکا ۵ - بابو گلاب خانصاحب پنشنر اوورسیر سیالکوٹ ۳۰ - مولوی سکندر علی صاحب پنشنر بھینی بھاگر ۱۰ - ڈاکٹر منظور احمد صاحب قادیان ۵ ...

محمود آباد اسٹیٹ ۶۵ - چوہدری غلام احمد صاحب گوندل محمود آباد اسٹیٹ ۳۰ - فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

می کو

"می کو" جگر اور طحال کے تمام امراض کا مجرب اور واحد علاج ہے۔ اس کے استعمال سے جگر اور طحال کی ہر قسم کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔ معدہ و امعاء کا ضعف کمی اشتہا۔ پرانی بدہضمی قبض دائمی۔ نفخ معدہ و امعاء۔ بواسیر ریاحی کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ علاوہ ازیں تمام وہ جلدی امراض جو بالعموم نظام انہضام کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ وہ بھی اس کے باقاعدہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں اور آلات انہضام صحیح ہو کر خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ اور جلدی امراض جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ ترکیب استعمال۔ پانچ ماشہ دو تین تولہ پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے پون گھنٹہ بعد استعمال کریں۔

منیجر ویدک یونانی دواخانہ دہلی

قابل فروخت مکان نزد مسجد محلہ دارالرحمت گرلز سکول قادیان

زمین پانچ مرلہ۔ ایک کمرہ ۱۷×۱۲ برآمدہ ۱۷×۱۰ کوٹھڑی ۱۲×۱۲ ڈیوڑھی ۱۲×۱۲ زنانہ چھت پر پردے اور ٹٹی۔ بجلی لگی ہوئی ہے۔ برلب سڑک پندرہ فٹ واقع ہے۔ ایک خاص ضرورت کے پیش نظر سستے داموں فروخت کیا جا رہا ہے۔

خط و کتابت بنام منیجر میاں محمد یوسف سیالکوٹی معرفت محمد عالم صاحب دوکاندار محلہ دارالرحمت کی جاوے۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ ارسال کریں۔

211

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے۔ کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد اللہ یہ دواخانہ رحمانی سنہ ۱۹۱۱ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بہ سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اسی کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ۔ر کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید کرنیوالے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جائیگی۔ پتہ عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکان نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سال نوجوان کے ہو گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عا) نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگو اسیئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۶ مئی۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اچھوتوں نے سیتلا مندر میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔ پہلے تو مہنت نے ہریجنوں کو مندر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی مگر بعد میں اسے جھکنا پڑا اور ہریجن مندر میں داخل ہو گئے۔ مگر قریباً ایک ہفتہ سے مہنت نے پھر ہریجنوں کا داخلہ مندر میں بند کر دیا ہے۔ اس خبر سے ہریجنوں میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے اور وہ چند روز کے اندر ہی اس کے خلاف بہت بڑا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم لنڈن لکھتا ہے کہ ۱۸۹۵ء میں لکڈن کے مقام پر چار لاکھ جاپانیوں نے تین لاکھ روسیوں کو شکست فاش دی تھی۔ مگر اب اسی مقام پر جاپانی افواج چینیوں سے شکست کھا رہی ہیں۔ جاپانی افواج اب سخت بے رحمی پر اتر آئی ہیں چنانچہ اماتے ہیں جاپانی فوجی حکام نے چینی قیدیوں کو قطار میں کھڑا کر کے یکے بعد دیگر مشین گنوں سے اڑا دیا۔ ہانگ کانگ میں جو چینی آکر پناہ گزین ہوئے ہیں ان کا بیان ہے کہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو کشتیوں میں بھر کر جاپانی فوج مشین گنوں سے اڑا دیتی ہے۔

اعظم گڑھ ۱۵ مئی۔ راجہ صاحب اعظم گڑھ نے اپنے سب سے بڑے راجکمار شری دگ وجے پال سنگھ کی شادی کے موقعہ پر سات لاکھ روپیہ خیرات کیا ہے۔ یہ گرانقدر رقم آریہ سماج کی تبلیغ اور گورکھوں کے قیام پر خرچ کی جائے گی۔

ٹانک ۱۵ مئی۔ علاقہ غیر کے ان بھٹنیوں کی فصل جو کہ شورش کے لئے پھر سر اٹھا رہے ہیں گورنمنٹ نے ضبط کر لی ہے۔ چنانچہ فرنٹیئر کنسٹیبلری کے دستے اونٹ لے کر اراضیات پر گئے اور کٹی ہوئی فصل اونٹوں پر لاد کر ٹانک لے آئے۔

مردان ۱۶ مئی۔ ایک قبائلی پٹھان اپنی بیوی کے ہمراہ موضع سلیمان خیل میں کسی کام کے لئے آیا اور اپنے ایک قریبی رشتہ دار کے ہاں ٹھہرا۔ میزبان کو اتفاقاً معلوم ہو گیا کہ اس کے پاس تین صد روپیہ ہے۔ اس پر اس کی نیت میں فرق آ گیا اور اس نے مہمان کی بیوی سے سازباز کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عورت نے اس امر پر رضامندی کا اظہار کر دیا کہ اگر وہ اس کے خاوند کو مار ڈالے تو وہ نہ صرف تین سو روپیہ پر قبضہ کر سکیگا بلکہ وہ اس کے ساتھ شادی بھی کر لے گی۔ چنانچہ اس نے دو پٹھانوں کو پچاس پچاس روپے دے کر اس سازش میں شریک کر لیا اور انہوں نے مہمان کو ایک نالے کے کنارے جا کر قتل کر دیا اور اس کے سر کو تن سے جدا کر کے کہیں پھینک دیا اور لاش بغیر سر کے دریا میں ڈال دی۔ لاش بہتی ہوئی ایک گاؤں کے نزدیک پولیس کو ملی۔ تحقیقات کے پولیس نے ہر سہ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ عورت بھی حراست میں لے لی گئی ہے۔

رنگون ۱۵ مئی۔ ایک برمی خاتون ڈا نیو ٹن محکمہ خفیہ پولیس رنگون کی انسپکٹر مقرر کی گئی ہے۔ یہ پہلی برمی عورت ہے جو اس عہدہ پر مقرر کی گئی۔

ملتان ۱۵ مئی۔ کئی دنوں سے ملتان میں سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ درجہ حرارت ۱۲۰ ڈگری تک پہنچ گیا ہے سال گذشتہ صرف ۱۱۷ درجہ گرمی تھی۔

پٹیالہ ۱۵ مئی۔ علاقہ بھٹنڈہ سے گیارہ افراد کے ہولناک قتل کی سنسنی خیز اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ دو زمیندار اپنے کھیتوں میں پانی دے رہے تھے ایک ریٹائرڈ صوبیدار کی پانی کی باری تھی۔ اس کے ایک آدمی نے زمینداروں کو پانی بند کرنے کے لئے کہا۔ ان کے نہ ماننے پر وہ واپس آگیا۔ اس پر صوبیدار کے دو نوجوان لڑکے وہاں پہنچے ان کے منع کرنے پر زمینداروں نے انہیں قتل کر دیا۔ اس پر صوبیدار کو سخت غصہ آیا اور وہ رائفل لے کر موقع پر پہنچا۔ اور اس نے لڑکوں کے قاتلوں کے خاندان کے ۹ افراد کو گولی کا نشانہ بنا کر اپنے آپ کو تھانے میں پیش کر دیا۔

مدراس ۱۶ مئی۔ ضلع سلیم میں ایک یورپین کے بکس سے دستی کی تین تولہ تیس تیر برآمد ہوئیں۔ جس پر اس کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

نجیب آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی گیارہ ماہ کی طویل علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بمبئی ۱۶ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سی پی کے وزیر مسٹر شریف کا استعفیٰ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے منظور کر لیا ہے۔

مونگھیر ۱۶ مئی۔ مونگھیر پوسٹ آفس کے خزانہ سے دس ہزار روپیہ چوری ہو گیا ہے۔

بمبئی ۱۶ مئی۔ مسٹر ستیہ مورتی سپیکر مدراس لیجسلیٹو اسمبلی نے ورکنگ کمیٹی کی درخواست پر اپنی اس درخواست کو واپس لینا منظور کر لیا ہے جو انہوں نے سپیکر شپ سے مستعفی ہو جانے کی اجازت حاصل کرنے کے متعلق دی تھی۔

بمبئی ۱۶ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ "جناح سبھاش" گفتگو کے سلسلہ میں جو شرائط مسٹر جناح نے مسلم لیگ کی طرف سے پیش کی تھیں۔ ان کے جواب میں کانگرس کی طرف سے ایک شرائط نامہ مسٹر بوس نے مسٹر جناح کو بھیجا ہے۔ دیگر شرائط کے علاوہ اس میں خصوصیت کے ساتھ یہ چار شرائط شامل ہیں۔ (۱) مسلم لیگ پر لازم ہوگا کہ وہ کانگرس کے جھنڈے کا احترام کرے (۲) کانگرس مینی فیسٹو میں جو پروگرام مرتب کیا گیا تھا اسمبلیوں میں مسلم لیگ پارٹی اس کی حمایت کرے (۳) مسلم لیگ یہ عہد کرے کہ فیڈریشن کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ کانگرس کا ساتھ دے گی (۴) مسلم لیگ کے ممبر اسمبلیوں میں کانگرس ٹکٹ پر دستخط کر کے کانگرس پارٹی میں شامل ہو جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح ان شرائط کے متعلق اپنے رفقاء بالخصوص سر سکندر حیات خان اور مسٹر فضل الحق سے مشورہ کر رہے ہیں وہاں سے جواب آنے پر کوئی قطعی جواب دیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کانگرس کے فارمولا کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اس میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں بعد کی ایک خبر مظہر ہے کہ مسٹر جناح کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ اگرچہ مکتوب کو پردہ راز میں رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاہم باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ گفت و شنید کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ بلکہ اسے وسیع بنیادوں پر جاری رکھا جائے گا۔

پٹنہ ۱۶ مئی۔ سر تھامس الیگزینڈر سٹیورٹ نے آج صبح ۹ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں بہار کی گورنری کا چارج لے لیا۔

کراچی ۱۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یونائیٹی پارٹی اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ کام کی زیادتی کے پیش نظر وزراء کی تعداد ۳ سے ۵ کر دی جائے۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ آج ہوس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لارڈ سٹینلے نے کہا کہ ہندوستان میں یکم اپریل ۱۹۳۸ء کو گورہ فوج کی تعداد ۵۱۶۶۹ تھی مگر اسکے مقابلہ میں یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو یہ تعداد ۵۷۵۲۵ تھی یعنی اب گورہ فوج پہلے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی